جلوس میلاد کہاں سے ثابت ہے؟؟؟

(جواب حاضر ہے)

ازقلم:

احمد رضا مغل

متخصص فی الحدیث

ان دنوں جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کسی روز بھی متوقع تھی تو مدینہ منوّرہ کے مرد و زن، بچے اور بوڑھے ہر روز جلوس کی شکل میں دیدہ و دل فرشِ راہ کیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اِستقبال کے لیے مدینہ سے چند میل کے فاصلے پر جمع ہو جاتے اور دوپہر تک "آمدِ محبوب صلی اللہ علیہ وسلم "کا انتظار کرکے حسرت و یاس کے ساتھ واپس لوٹ آتے چنانچہ امام نورالدین حلبی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

ولما سمع المسلمون بالمدينة بخروج رسول الله صلى الله عليه وسلم من مكة كانوا يغدون كل غداة إلى الحرة ينتظرونه حتى يردهم حرّ الظهيرة.

ادھر جب مدینے کے مسلمانوں کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مکے سے روانگی کی خبر ہوئی تو وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے انتظار میں ایک ایک پَل گننے لگے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی راہ دیکھنے کے لیے روزانہ صبح ہی سے باہر نکل کر حرہ کے مقام پر آجاتے اور جب دوپہر کو دھوپ کی تیزی ناقابلِ برداشت ہو جاتی تو واپس مدینے چلے جاتے۔ (انسان العیون فی سیرۃ الأمین المأمون ج 3، ص: 139)

لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مدینہ تشریف آوری کے دن جب وہ واپس ہونے لگے تو ایک یہودی جو کسی مقصد کے لیے وہاں کسی ٹیلے پر چڑھا تو اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھیوں کو سفید لباس پہنے ہوئے اور ان سے سراب کو ہٹتے ہوئے دیکھا تو وہ ضبط نہ کرسکا اور بلند و بالا آواز سے اہل مدینہ سے یوں گویا ہوا:

یا معاشر العرب هذا جدكم الذي تنتظرون فثار المسلمون إلى السلاح فتلقوا رسول الله صلى الله عليه وسلم بظهر الحرة فعدل بهم ذات اليمين حتى نزل بهم في بني عمرو بن عوف وذلك يوم الاثنين من شهر ربيع الأول.

اے عرب کے لوگو! تمہارے وہ بزرگ آگئے ہیں جن کا تمہیں انتظار تھا۔ پس مسلمان اپنے اپنے ہتھیار لے کر دوڑے اور سیاہ پتھریلی زمین پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا استقبال کیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ساتھ دائیں طرف کا راستہ اختیار کیا حتیٰ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ساتھ بنو عمرو بن عوف کے محلّہ میں قیام کیا اور یہ ربیع الاوّل کے مہینے کا پیر کا دن تھا۔ (صحیح البخاری، حدیث: 3906، ج5، ص: 60-61)

حضرت انس رضی اللہ عنہ کی ایک روایت کے یہ الفاظ ہیں کہ بنو عمرو بن عوف کے ہاں آپ چودہ (14) راتیں قیام فرما رہے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنو نجار کے لشکر کو پیغام بھیجا یہاں تک کہ وہ اپنی تلواریں لٹکائے ہوئے آپہنچے۔ چنانچہ مروی ہے:

رسول الله صلى الله عليه وسلم على راحلته وأبو بكر ردفه وملأ بني النجار حوله حتى ألقى بفناء أبي أيوب.

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی سواری پر ہیں، ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ آپ علیہ السلام کے پیچھے اور بنو نجار کا لشکر آپ علیہ السلام کے ارد گرد ہے حتیٰ کہ آپ علیہ السلام نے حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے صحن میں پڑاؤ ڈالا۔ (صحیح البخاری، حدیث: 3932، ج5، ص: 67-68)

اس حدیث کو امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے بھی روایت کیا ہے۔اسی حوالہ سے حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

لما قدم رسول الله صلى الله عليه وسلم المدينة انجفل الناس إليه وقيل: قدم رسول الله صلى الله عليه وسلم فجئت فى الناس لأنظر إليه.

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ تشریف لائے تو لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف دوڑ پڑے، اور کہا گیا کہ: اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم آگئے چنانچہ میں بھی لوگوں کے ساتھ آیا تاکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھوں۔ (مسند احمد، حدیث: 13208، ج20، ص: 430/ سنن الترمذی، حدیث: 2485، ج4، ص: 233)

سنن الترمذی کی دوسری روایت میں یوں منقول ہے: لما كان اليوم الذى دخل فيه رسول الله صلى الله عليه وسلم المدينة أضاء منها كل شىء

جس دن حضور علیہ السلام مدینہ تشریف لائے تو حضور علیہ السلام کی تشریف آوری سے (مدینہ کی) ہر چیز روشن ہو گئی۔ (سنن الترمذی، حدیث: 3618، ج6، ص: 17)

آپ علیہ السلام کی آمد پر اہل مدینہ کی فقید المثال خوشی کو بیان کرتے ہوئے امام نورالدین حلبی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

وسری السرور إلى القلوب بحلوله صلى الله عليه وسلم فى المدينة فعن البراء، قال: ما رأيت أهل المدينة فرحوا بشیء فرحهم برسول الله صلى الله عليه وسلم وعن أنس بن مالك قال: لما كان اليوم الذی دخل فيه رسول الله صلى الله عليه وسلم المدينة أضاء منها كل شیء وصعدت ذوات الخدور على الأجاجير: أی الأسطحة عند قدومه صلى الله عليه وسلم يعلنّ بقولهن: طلع البدر علينا.

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مدینہ منوّرہ پہنچے پر لوگوں کے دلوں میں خوشی کی زبردست لہر دوڑ گئی، چنانچہ حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے مدینے والوں کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد پر جتنا خوش اور مسرور دیکھا اتنا کبھی کسی موقعہ پر نہیں دیکھا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب وہ دن آیا جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینے میں داخل ہوئے تو خوشی ومسرت کی وجہ سے گویا سارا شہر جگمگانے لگا، عورتیں چھتوں پر چڑھ کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری کا خوشنما منظر دیکھنے لگیں اور بلند آواز سے نغمے گاگا کر آپ علیہ السلام کو خوش آمدید کہنے لگیں۔ (انسان العیون فی سیرۃ الأمین المأمون، ج-2، ص: 74/انسان العیون فی سیرۃ الأمین المأمون ج 3، ص: 139)

اہل مدینہ کی عورتیں آمد محبوب صلی اللہ علیہ وسلم پر خوش ہو کر نغمہ سرائی کرتی تھیں اور آپس میں آپ علیہ السلام کے متعلق پوچھتی تھیں کہ ان میں سے کون سے ہمارے رسول مکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں چنانچہ اس خوشی کو بیان کرتے ہوئے امام ابن کثیر لکھتے ہیں: إن العواتق لفوق البيوت يتراءينه يقلن: أيهم هو؟ أيهم هو؟

عورتیں چھتوں پر چڑھ گئیں ایک دوسرے کو دیکھ کر پوچھتیں دیکھو! ان میں سے کون ہے؟ ان میں سے کون ہے؟ (البدایۃ والنہایۃ، ج-3، ص: 241)

یعنی اہل مدینہ پر خوشی کا عالم طاری تھا کہ آج ہمارے یہاں خدا کا برگزیدہ پیغمبر رونق افروز ہونے والا ہے۔ سڑکیں، گلیاں، بازار اور مکان کی چھتیں پٹی پڑی تھیں اور جدھر نظر اٹھائیں ادھر انسان ہی انسان نظر آتے ہیں۔اس تزک واحتشام کے ساتھ آپ علیہ السلام مدینہ میں داخل ہوئے۔(نور البصر فی سیرۃ خیر البشر، ص: 87)

جب نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم قباء سے اس جلوس نما قافلہ کے ساتھ پابہ رکاب ہو کر مدینہ منوّرہ پہنچے تو ہر ایک کی زبان پر فرطِ محبت کی بناپر ایک نعرہ تھا چنانچہ اس حوالہ سے نقل کرتے ہوئے امام نورالدین حلبی رحمۃاللہ علیہ لکھتے ہیں:

ولما ركب صلى الله عليه وسلم وخرج من قباء وسار سار الناس معه مابين ماش وراكب أي ولازال أحدهم ينازع صاحبه زمام الناقة شحا: أى حرصا على كرامة رسول الله صلى الله عليه وسلم وتعظيما له حتى دخل المدينة قال: وصار الخدم والصبيان يقولون: الله أكبر جاء رسول الله صلى الله عليه وسلم جاء محمد صلى الله عليه وسلم ولعبت الحبشة بحرابها فرحا برسول الله صلى الله عليه وسلم . (انسان العیون فی سیرۃ الأمین المأمون، ج-2، ص: 79)

جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم سوار ہو کر قبا سے نکلے اور مدینے کی طرف چلے تو آپ علیہ السلام کے ساتھ بہت سے آدمی بھی تھے جن میں سوار بھی تھے اور پیدل بھی تھے ان میں ہر شخص دوسرے سے الجھ رہا تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی کی لگام پکڑ کر چلنے کی سعادت اسے حاصل ہو، یہاں تک کہ اسی حالت میں آپ علیہ السلام مدینہ منوّرہ میں داخل ہوگئے۔(راوی کہتے ہیں) مدینے کے سب لوگ اور بچے بڑے اس وقت یہ کہتے

جاتے تھے: اللہ اکبر، رسول للہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے، محمد صلی اللہ علیہ آگئےاور حبشیوں نے آپ علیہ السلام کی آمد کی خوشی میں نیزہ بازی کے کمالات اور کرتب دکھلائے۔(انسان العیون فی سیرۃ الأمین المأمون، ج-2، ص:152)

ان روایات میں جلوس، اجتماع اور لشکر کا پورا پورا حلیہ ونقشہ موجود ہے جس میں شرکاءِ جلوس نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد مبارک پر نعروں کے ساتھ مدینہ میں داخل ہورہے تھے اور جلوس میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم میں بھی یہی کچھ ہوتا ہے۔

ازقلم:

احمدرضامغل

متخصص فی الحدیث

بتاریخ:

10 ربیع الاول 1447 بمطابق 3 ستمبر 2025 بروز جمعرات